39188 ـ عورت کا مردوں کی امامت کرانے میں حکم

سوال

نماز جمعہ وغیرہ میں عورت کا مردوں کی امامت کرانے میں کیا حکم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ وتعالی نے مردوں بعض فضائل اوراحکام کے ساتھ مخصوص کیا ہے، ا ور اسی طرح عورتوں کو کچھ فضائل اور احکام سے خاص کیا ہے، چنانچہ کسی بھی مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس چیز کی تمنا کرے جو عورتوں کے ساتھ خاص ہے، اور کسی بھی عورت کے لیے جائز نہیں کہ جو فضیلت مردوں کو دی گئی ہے اس کی تمنا کرتی پھرے، کیونکہ یہ تمنا اللہ تعالی پر اس کی شریعت اور حکم میں اعتراض کا موجب ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اس چیز کی آرزو نہ کرو جس کے باعث اللہ تعالی نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، مردوں کا اس میں حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے اس میں حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور اللہ تعالی سے اس کا فضل مانگو، یقینا اللہ تعالی ہر چیز کا جاننے والا ہے النساء (32).

سعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اللہ تعالی مومنوں کو ممکن اور غیر ممکن امور میں ایك دوسرے پر دی گئی فضیلت کی آرزو اور تمنا کرنے سے منع کر رہا ہے، چنانچہ عورتیں مردوں کے خصائص جن کی بنا پر انہیں عورتوں پر فضیلت دی گئی ہے کی آرزو مت کریں، اور نہ ہی فقر ونقص والا شخص غنی اور کامل شخص کی حالت کی صرف مجرد تمنا کرے، کیونکہ یہ بعینہ حسد ہے... اور اس لیے کہ یہ اللہ تعالی کی تقدیر پر ناراضگی کا متقاضی ہے" انتہی

مرد کو جو خصوصیات اللہ تعالی نے دی ان میں وہ عبادات شامل ہیں جو قوت و طاقت کی محتاج ہیں، مثلا جھاد، یا پھر ولایت مثلا امامت وغیرہ ... الخ یہ مرد کے ساتھ خاص ہیں، عورتوں کا ان میں کوئی دخل نہیں.

اس کے بہت سے دلائل ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

1 ـ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ایك کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے النساء (34).

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی " الام " میں کہتے ہیں:

" جب عورت مردوں، عورتوں اور بچوں کو نماز پڑھائے تو عورت کی نماز ادا ہو جائیگی، اور مردوں اور نر بچوں کی نماز ادا نہیں ہو گی؛ کیونکہ اللہ عزوجل نے مردوں کو عورتوں پر حکمران بنایا ہے، اور عورتوں کو ولی بننے سے قاصر رکھا ہے، اور کسی بھی حالت میں کبھی بھی عورت کا مرد کی امام بننا جائز نہیں " انتہی

دیکھیں: الام (1 / 191).

سعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عورتوں پر مردوں کو کئی ایك وجوہات کی بنا پر فضیلت دی گئی ہے:

ولی صرف مردوں کے ساتھ خاص ہے، اور نبوت و رسالت بھی مردوں کے ساتھ خاص ہے، اور مردوں کو بہت عبادات میں بھی خصوصیت حاصل ہے، مثلا جھاد، عیدین، جمعہ، اور اللہ تعالی نے مردوں کو عقل و دانش اور صبر و تحمل کی خصوصیت سے بھی نوازا ہے جو عورتوں میں نہیں " انتہی

2 ـ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور ان (عورتوں) کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ، ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے البقرۃ (228).

سعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور مردوں کو ان پر فضیلت حاصل ہے "

یعنی رفعت و ریاست، اور اس پر زیادہ حق حاصل ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

مرد عورتوں پر حاکم ہیں .

نبوت و قضاء اور امامت صغری اور کبری اور باقی ہر قسم کا ولی ہونا مردوں کے ساتھ ہی مختص ہے" انتھی

3 ـ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کي ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ قوم ہرگز کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی جو اپنا حکمران عورت کو بنا لے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4425).

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عمومی ولایت اور سربراہی عورت کو نہیں مل سکتی اس کو یہ سونپنا جائز نہیں، اور امامت بھی عمومی ولایت میں شامل ہوتی ہے.

4 ـ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے نہ روکو، اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (576) مسند احمد حدیث نمبر (5445) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

صاحب عون المعبود کہتے ہیں:

" اور ان کے لیے ان کے گھر زیادہ بہتر ہیں "

یعنی ان کا اپنے گھروں میں نماز ادا کرنا مسجدوں میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اگر وہ اس کا علم رکھیں، لیکن انہیں علم نہیں اور وہ مسجد میں جانے کی اجازت مانگتی ہیں، اور یہ اعتقاد رکھتی ہیں کہ ان کا مسجدوں میں نماز ادا کرنا زیادہ اجروثواب کا باعث ہے.

ان کی گھروں میں نماز افضل اور بہتر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے فتنہ و فساد سے امن میں رہتی ہیں، اور اس کی تاکید اس سے بھی ہوتی جو آج عورتوں نے بے پردگی اور زیبائش کرنا شروع کردی ہے" انتہی

5 ـ امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مردوں کی سب سے بہترین صف پہلی صف ہے، اور سب سے بری آخری، اور عورتوں کی سب سے بہترین صف آخری اور سب سے بری پہلی صف ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" مردوں کی صفوف اپنے عموم پر ہی ہیں کہ اس میں سب بہتر پہلی صف اور سب سے بری آخری صف ہے، اور عورتوں کی صفوف کے متعلق جو حدیث میں بیان ہوا ہے اس سے مراد وہ صفیں ہیں جو عورتیں مردوں کے ساتھ نماز ادا کریں، لیکن اگر وہ مردوں سے علیحدہ نماز ادا کریں، نہ کہ مردوں کے ساتھ تو یہ مردوں کی طرح ہی ہو گی، یعنی ان کی پہلی صف سب سے افضل اور آخری سب سے بری ہے.

مردوں اور عورتوں کی صف بری سے مراد کم از کم اجروثواب اور فضیلت، اور شرعی مطلوب سے زیادہ دور ہے، اور سب سے بہتر صف اس کے برعکس ہے، مردوں کے ساتھ نماز میں حاضر ہونے والی عورتوں کی سب سے آخری صف کو اس لیے فضیلت دی گئی ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ خلط ملط ہونے اور انہیں دیکھنے، اور ان کی حرکات و سکنات دیکھ کراور ان کی کلام سن کر ان سے دل لگانے کے تعلق سے بہت دور ہیں، اور ان کی پہلی صفوں کی مذمت اس کے برعکس ہونے کی بنا پر ہے. واللہ اعلم. انتہی

چنانچہ جب عورت گھر میں نماز پڑھنے اور مردوں سے دور رہنے کی مامور ہے، اور عورتوں کی سب سے پہلی صف بری ہے، کیونکہ وہ مردوں کے زیادہ قریب تھی، تو پھر شرعی حکمت کے یہ کیسے لائق ہے کہ عورت مردوں کے آگے نماز پڑھتی پھرے، حالانکہ شریعت اسے مردوں سے دور رہنے کا حکم دے رہی ہے ؟ !!

6 ـ امام بخاری اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جسے نماز میں کچھ پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہے، کیونکہ جب سبحان اللہ کہا جائیگا تو اس کی طرف التفات

کیا جائیگا، اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (684) صحیح مسلم حدیث نمبر (421)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" گویا کہ عورتوں کو سبحان اللہ کہنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ نماز میں فتنہ کے خدشہ سے مطلقا آواز پست رکھنے کی مامور ہیں " انتہی

چنانچہ امام کے بھولنے کی صورت میں عورت کو بول کر امام کو متنبہ کرنے سے منع کیا گیا ہے، بلکہ وہ تالی بجا کر متنبہ کرے گی، تا کہ مردوں کی موجودگی میں وہ آواز بلند نہ کرے، تو پھر مردوں کو نماز کیسے پڑھا سکتی ہے اور کیسے نماز جمعہ کا خطبہ دے سکتی ہے ؟!

7 ۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

انہوں نے اور ان کی نانی اور یتیم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی وہ بیان کرتے ہیں:

" چنانچ میں نے اور یتیم بچے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا نے ہمارے پیچھے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (658).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اس حدیث میں ہے کہ عورت مردوں کے ساتھ صف نہیں بنائےگی، اس کی اصل یہ ہے کہ اس سے فتنہ میں پڑنے کا خدشہ ہے " انتہی

چنانچہ جب عورت صف کے پیچھے اکیلی کھڑی ہوگی اور مردوں کے ساتھ ان کی صف میں کھڑی نہیں ہو سکتی تو پھر وہ آگے بڑھ کر امامت کراتے ہوئے انہیں نماز کیسے پڑھا سکتی ہے ؟!

عون المعبود میں ہے:

اس میں دلیل ہے کہ عورت کے لیے مردوں کے امامت کرانی جائز نہیں کیونکہ جب اسے مردوں کے برابر صف میں

كھڑا ہونے سے منع كيا گيا ہے تو پھر اس كا آگے ہونا زيادہ ممنوع ہو گا " انتہى بتصرف

8 ـ چودہ صديوں سے مسلمانوں كا اس پر عمل رہا ہے كہ عورت مردوں كى امامت كے منصب پر فائز نہيں ہوئى.

ديكھيں بدائع الصنائع (2 / 289).

جس نے اس كى مخالفت كى وہ مسلمانوں كے طريقہ كى مخالفت كر رہا ہے، اور پھر اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور جو كوئى بھى ہدايت واضح ہو جانے كے بعد رسول صلى اللہ عليہ وسلم كى مخالفت كرے، اور مومنوں كے طريقہ كے علاوہ كسى اور طريقہ كى پيروى كرے ہم اسے اسى طرف ہى متوجہ كر دينگے جدھر وہ متوجہ ہو اور اسے جہنم ميں ڈاليں گے، اور وہ بہت ہى برى جگہ ہے النساء (115).د

ذيل ميں علماء كرام كے چند ايك اقوال پيش كيے جاتے ہيں:

الموسوعۃ الفقھيۃ ميں ہے:

" مردوں كى امامت كے ليے شرط ہے كہ امام مرد ہو، چنانچہ مردوں كے ليے عورت كا امام بننا صحيح نہيں، فقھاء كرام كے مابين يہ متفقہ مسئلہ ہے" انتہى

ديكھيں: الموسوعۃ الفقھيۃ (6 / 205).

ابن حزم رحمہ اللہ " مراتب الاجماع " ميں رقمطراز ہيں:

" اس پر متفق ہيں كہ عورت مردوں كى امامت نہيں كرواسكتى، مردوں كو اس كے عورت ہونے كا علم ہو، اور اگر وہ ايسا كرتے ہيں تو بالاجماع ان كى نماز باطل ہے "

ديكھيں: مراتب الاجماعت صفحہ نمبر (27).

اور " المحلى " ميں لكھا ہے:

" عورت كسى ايك مرد اور نہ ہى ايك سے زيادہ مردوں كى امامت نہيں كروا سكتى، اس ميں كوئى اختلاف نہيں، اور پھر نص ميں يہ بھى بيان ہوا كہ عورت اگر مرد كے آگے سے گزر جائے تو مرد كى نماز توڑ ديتى ہے... اور رسول كريم

صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ وہ مردوں کے پیچھے کھڑی ہو خاص کر نماز میں.

اور خاص کر نماز میں امام یا تو مقتدیوں سے آگے یا مقتدی کے ساتھ صف میں کھڑا ہوتا ہے... ان نصوص سے عورت کا مردوں کی امام بننا یقینا باطل ثابت ہوتا ہے" انتہی

دیکھیں: المحلی ابن حزم (2 / 167).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں لکھتے ہیں:

" ہمارے اصحاب اس پر متفق ہیں کہ عورت کے پیچھے نہ تو بالغ مرد کی اور نہ ہی بچے کی نماز جائز ہے.... چاہے مردوں کی امامت کے لیے عورت کی امامت میں مانع فرضی نماز ہو یا تراویح اور ہر قسم کے نوافل، ہمارا اور سلف و خلف جمہور علماء کرام کا مسلك یہی ہے، امام بیھقی رحمہ اللہ تعالی نے فقھاء سبعہ مدینہ کے فقھاء سے یہی بیان کیا ہے، اور امام مالك، امام ابو حنیفہ سفیان، امام احمد، اور داود رحمہم اللہ کا مسلك یہی ہے...

پھر اگر عورت کسی اور مرد یا زیادہ آدمیوں کی امامت کروائے تو ان کی نماز باطل ہو جائے گی، لیکن عورت اور اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والی عورتوں کی سب نمازوں میں نماز صحیح ہے، لیکن اگر اس نے انہیں نماز جمعہ پڑھائی تو اس میں دو وجھیں ہیں:

ان میں سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ: اس کی نماز نہیں ہوتی، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ: اس کی نماز ظھر کی ہو گی، اور کفائت کرے گی، یہ شیخ ابو حامد کا قول ہے، جو کچھ نہیں. اللہ اعلم

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 152).

اور " الانصاف" میں ہے:

قولہ: (مرد کے لیے عورت کی امامت صحیح نہیں)

یہ مطلق - یعنی امام احمد رحمہ اللہ کا - مطلق مذہب ہے، المستوعب میں ان کا کہنا ہے: مذہب میں یہ صحیح ہے" انتہی.

دیکھیں: الانصاف (2 / 265).

اور اس مسئلہ میں سب سے سخت مذہب مالکیہ کا ہے، وہ عورت کی امامت کو ممنوع قرار دیتے ہیں، حتی کہ عورت عورتوں کی امامت بھی نہیں کروا سکتی، اور وہ امامت کے لیے مطلقا مرد ہونے کی شرط لگاتے ہیں.

چنانچہ " الفواکہ الدوانی " میں ہے:

" یہ علم میں رکھیں کہ امامت کے لیے کچھ شروط کمال ہیں، اور کچھ شروط صحت ہیں.

امامت صحیح ہونے کی تیرہ شرطیں ہیں: ان میں سے پہلی ذکورہ محققہ یعنی یقینی مرد ہونا ہے، چنانچہ عورت اور خنثی مشکل (ہیجڑہ) کی امامت صحیح نہیں ہو گی، عورت جس نے امامت کرواتے ہوئے نماز ادا کی ہے اس کے علاوہ باقی سب کی نماز باطل ہو جائیگی" انتہی

دیکھیں: الفواکہ الدوانی (1 / 204).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص نے عورت کی امامت میں عصر کی نماز ادا کی اس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" عورت کے لیے مرد کی امامت کروانا جائز نہیں، اور بہت سے دلائل کی بنا پر اس کے پیچھے مرد کا نماز ادا کرنا صحیح نہیں، مذکورہ شخص کو نماز لوٹانا ہو گی "

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (12 / 130).

دوم:

اور جس نے ابو داود کی حدیث پر اعتماد کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے ام ورقہ رضی اللہ تعالی عنہ کو اپنے گھروالوں کی امامت کرانے کی اجازت دی تھی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (591).

ان کا کہنا ہے کہ: وہ اپنے گھر والوں کی امامت کروایا کرتی تھیں جن میں مرد اور بچے بھی شامل تھے، علماء کرام

نے اس کے کئی ایک جواب دیے ہیں:

1 ـ یہ حدیث ضعیف ہے.

حافظ رحمہ اللہ تعالی " التلخیص " میں کہتے ہیں: اس کی سند میں عبد الرحمن بن خلاد ہے جس میں جھالت پائی جاتی ہے" انتہی

دیکھیں: التلخیص صفحہ نمبر (121).

اور " المنتقی شرح الموطاء " میں ہے:

" یہ حدیث ان میں سے ہے جس پر اعتماد ضروری نہیں " انتہی

2 ـ اگر حدیث صحیح بھی ہو تو اس سے مراد یہ ہے کہ: وہ اپنے گھر میں سے عورتوں کی امامت کروایا کرتی تھیں.

3 ـ یہ ام رقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ خاص ہے، ان کے علاوہ کسی اور کے لیے مشروع نہیں.

4 ـ بعض علماء کرام نے اس سے مرد کے لیے عورت کی امامت کا جواز لیا ہے، لیکن یہ ضرورت کے وقت ہے، اور ضرورت کا معنی یہ ہے کہ کوئی مرد اچھی طرح سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو"

دیکھیں: حاشیۃ ابن قاسم (2 / 313).

مزید دیکھیں: المغنی (3 / 33).

واللہ اعلم .